بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۳ احسان ۱۳۴۳ ہش ۱۳ صفر ۱۳۸۴ھ ۲۳ جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات کے دائرہ کی بے اندازہ وسعت

اللہ تعالیٰ نے آپ کے انوار و برکات کو ہر زمانہ میں ظاہر کرنے کا انتظام فرمایا ہے

(۱) "خداوند کریم نے اِس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اُس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں، اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امتِ محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلّل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں۔ خدا ان کو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبولؐ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجعِ تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ۲۲۳)

(۲) "آپؐ کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے۔ چنانچہ اِس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے، وہ آپ ہی کی اطاعت اور آپ ہی کے اتباع سے ملتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اور خدا تعالیٰ کے اس دعوے کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں۔"

(الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۲ جون بوقت ۸ ½ بجے صبح

کچھ دنوں سے حضور کو ضعف کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔ کل اور پرسوں بھی یہی کیفیت رہی۔

کل کراچی سے ڈاکٹر ذکی حسن صاحب اور لاہور سے ڈاکٹر محمد اختر خان صاحب و ڈاکٹر صادق حسین صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے انہوں نے اچھی طرح سے حضور کا معائنہ کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ دل اور پھیپھڑے وغیرہ کی کیفیت ٹھیک ہے مگر General Asthenia ہے اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے ضعف ہے۔ اس کے لئے انہوں نے مزید علاج بھی تجویز کیا۔ کل حضور نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ اور نواب زادہ میاں شاہد احمد خان صاحب کو مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۴ء بروز دوشنبہ بوقت صبح پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کا نواسہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پوتا ہے۔ اس طرح نومولود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پڑنواسہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا اور پڑنواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی مبارک باد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جون ۶۲ء

یہ دیوانوں کا کام ہے

(قسط نمبر ۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ ہمیں نہ صرف دیوانہ وار کام کرنا ہے بلکہ یہ کام ایک تنظیم کے ماتحت کرنا ہے کیونکہ محض دیوانہ وار کام قومی سطح پر کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ ایک جماعت کو ترتیب دے کر کام کرتے ہیں محض انفرادی طور پر کوئی کام خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔ دیوانہ وار کام کرنے کا مفید پہلو یہی ہے کہ کام کسی نظام کے ماتحت کیا جائے ورنہ دیوانگی بذاتِ خود کوئی مستحسن چیز نہیں ہے۔ ایک دیوانہ انسان وہی ہوتا ہے جو اپنے آپ کو کسی قاعدہ یا نظم ونسق کا پابند نہیں سمجھتا اور جو جی میں آتا ہے کر گزرتا ہے تاہم وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں اپنا پورا زور لگا دیتا ہے۔ یہی انہماک ہے جو اگر ایک منظم اور قومی کام میں کسی کو نصیب ہو جائے تو ایسا انسان واقعی ملک وقوم کے لئے مفید کام کر جاتا ہے۔

اس طرح اصل چیز تنظیم کے ساتھ وابستگی ہے۔ کسی تنظیم کے اصولوں کے مطابق اگر دیوانہ وار کام کیا جائے تو اس کو صحیح کام کہا جاسکتا ہے ورنہ جو لوگ دینی کام میں بھی اپنا علیحدہ ماحول بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور محض اپنی قیاس آرائیوں کو اپنا رہنما بنا لیتے ہیں وہ کوئی اچھا کام بھی کریں تو اس کا نتیجہ اجتماعی لحاظ سے کوئی اتنا اچھا نہیں ہوتا۔

ہمارا دعوے ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو ایک جماعت میں ترتیب دیا ہے۔ آپ نے ہم کو کھلا نہیں چھوڑ دیا کہ جو چاہیں کرتے پھریں بلکہ آپ نے ایک نظام قائم کیا جس کا ہیڈ آپ ہیں۔

جب اتنا بڑا کام سامنے ہو تو ظاہر ہے کہ بغیر نظام کے سرانجام نہیں پاسکتا۔ اسلئے آپ نے صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اس میں ان لوگوں کو شامل کیا جو اس وقت قابل اعتماد سمجھے جاتے تھے۔ تاہم انجمن کو آپ نے کلی آزادی نہیں دی کہ جو چاہے کرتی پھرے۔ البتہ چونکہ اراکین انجمن اس وقت قابلِ اعتماد تھے اس لئے آپ نے انجمن پر اعتماد کیا اور اس کے سپرد بعض کام کر دئے مگر یہ سب کچھ آپ کی اپنی نگرانی میں ہوتا تھا جہاں آپ دیکھتے کہ انجمن نے کوئی فیصلہ یا اقدام غلط کیا ہے تو آپ اس کو روکتے تھے۔ اس طرح انجمن بالکل آزاد نہیں تھی مگر وہ آپ کی طرف سے دئے ہوئے اختیارات رکھتی تھی۔ چونکہ یہ اختیارات آپ ہی نے دئے ہوئے تھے۔ اس لئے انجمن آپ کی زندگی میں بھی آپ کی جانشین تھی۔ بعض لوگوں نے لفظ جانشین سے دھوکا کھایا ہے یا یہ کہ وہ دیدہ و دانستہ یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد سب کچھ بس انجمن ہی انجمن ہو گی۔ حالانکہ یہاں جانشین کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے بلکہ صرف اتنا ہے کہ آپ نے بعض کام انجمن کے سپرد کر دئے تھے اور انجمن گویا آپ کی بجائے ان کاموں کو سرانجام دیتی تھی۔ آپ کے وجود کے بغیر انجمن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوسکتا تھا۔ جب آپ وفات پاگئے تو ساتھ ہی وہ انجمن بھی وفات پاگئی۔ البتہ جب آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے آپ کا خلیفہ قائم ہو گیا۔ اب انجمن جو بھی ہو گی وہ آپکے خلیفہ کی جانشین ہو گی خواہ انجمن کے ارکان وہی ہوں جو پہلے تھے۔ خود انجمن کے متعلق یہ قاعدہ موجود تھا کہ اگر کوئی رکن کسی طرح سے رکن نہ رہے تو اس کی جگہ نیا رکن لیا جاسکتا ہے۔ اس طرح انجمن بذاتِ خود کوئی مستقل چیز نہیں ہے۔ اس کے ارکان بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کی وفات کے بعد انجمن آپ کی ذات بطور مامور من اللہ کی جانشین نہیں ہوسکتی۔ ایک مامور من اللہ کا جانشین اس معنی میں کہ آپ کی جگہ پر قائم ہو ایک شخصی خلیفہ ہی ہوسکتا ہے۔ اور انجمن اس کے ماتحت اسی طرح کام کرتی ہے جس طرح وہ مامور من اللہ کے وقت میں کرتی تھی۔

دنیا میں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی مامور من اللہ نے انجمن کو اپنے بعد اپنا خلیفہ بنایا ہو۔ عجیب بات یہ ہے کہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مامور من اللہ اپنے بعد اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا کرتا۔ اگر انجمن ان کے خیال میں خلیفہ ہے۔ جو آپ نے مقرر کیا ہے تو اس قاعدہ کے مطابق یہ سراسر غلط ٹھہرا۔ اگر وہ ایک شخص کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کرسکتا تو ایک انجمن کو بھی اپنا خلیفہ مقرر نہیں کرسکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت المسیح قائم ہو گئی۔ اس لئے جو انجمن ہو گی وہ خلافت کے اسی طرح ماتحت ہو گی جس طرح وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماتحت تھی۔ اور جس طرح وہ آپکی زندگی میں آپ کی جانشین تھی اسی طرح آپکی وفات کے بعد کوئی انجمن جو ہو گی آپ کے خلیفہ کے ماتحت ہو گی۔

بعض لوگ اب یہ وسوسہ بھی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ پہلا خلیفہ ہی مامور من اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے اس کے بعد جو خلیفہ مقرر ہوتا ہے وہ خلیفہ اوّل کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اسکے معنی اگر یہ سمجھے جائیں کہ وہ مامور من اللہ کا خلیفہ نہیں ہوتا جس کی نظیر تمام دینی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا یہ وضاحت فرمائی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آخری خلیفہ تھے۔ اگر بعض لوگوں کی تصریح صحیح ہوتی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ کہنے کی بجائے کسی اور کا خلیفہ بتاتے جو آپ کے پہلے سلسلہ موسوی میں خلیفہ تھا۔

یہ تمام وساوس اور اٹکل پچو باتیں یہ لوگ محض اس لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے خود صحیح راستہ جو خلافت المسیح کا راستہ ہے اسکو چھوڑ دیا ہے۔ انجمن کی بھول بھلیوں میں حیران و سرگردان پھرتے ہیں۔ ان لوگوں نے بعینہٖ وہ غلطی کی ہے جو پہلو ں نے کی۔ یعنی سلسلۂ خلافت کا دامن چھوڑ دیا اور خودساختہ مصلحین کے پیچھے لگ گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ ہم ہی اسلام کی حفاظت کریں گے اور اس نص کے عین مطابق مجدد دین کی وہ حدیث ہے جس کی رو سے اصلاح دین کا کام تو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ چونکہ اب اصلاحِ دین کا کام صرف جماعتِ احمدیہ تک محدود ہو گیا ہے اس لئے الٰہی مصلحین جن کو ہم خلیفۃ المسیح بھی کہہ سکتے ہیں صرف جماعتِ احمدیہ ہی میں مبعوث ہوسکتے ہیں۔

دوسری اسلامی کہلانے والی جماعتوں اور جماعتِ احمدیہ میں یہی فرق ہے کہ جماعت احمدیہ علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتی ہے کہ اس کو اللہ تعالےٰ نے اصلاحِ دین کے لئے کھڑا کیا ہے اس لئے اب خلافت بھی اسی سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہو گئی ہے۔ یہی وہ خلافت ہے جس کو احادیث نبوی میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا گیا ہے اور آخری زمانے میں جس کے دوبارہ قیام کی آپ نے نہایت زبردست پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ خلافت وہ مامور من اللہ کے پہلے خلیفہ تک محدود نہیں ہوسکتی۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۳۸۳ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

"عرب صاحب نے خلیفہ کے معنی دریافت کئے۔ فرمایا "خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے نبیوں کے زمانے کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دُور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"

یہ لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمد و خرچ وغیرہ سب کچھ انجمن کے سپرد کر دیا تھا اس لئے وہ آپ کی جانشین یا خلیفہ ٹھہری ان الفاظ پر غور کریں یہاں آمد و خرچ کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ جانشین بمعنی خلیفہ کا یہ کام ہے کہ

"تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"

کتنی عجیب بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض کاموں کی سرانجام دہی کے لئے ایک انجمن قائم کی اور بالوضاحت انجمن کے اختیارات بیان کر دئے جن میں تجدید دین وغیرہ شامل نہیں پھر بھی بعض لوگ کہے چلے جاتے ہیں کہ انجمن جانشین اسی معنی میں ہے کہ وہی آپ کی خلیفہ ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور لطف یہ ہے کہ ایسا وہی لوگ کہتے ہیں جنہوں نے جماعت کے ساتھ متفقہ طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ابھی آپ کا جنازہ دفن بھی نہیں ہوا تھا حضرت الحاج مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح مان لیا۔ یہ ایک عظیم تصرف الٰہیہ کی مثال ہے کہ جن لوگوں نے بعد میں خلافت المسیح کا انکار کیا انہی کے ہاتھوں سے خلافت المسیح کی بنیاد ڈلوائی گئی۔

ہم احمدی جنہوں نے خلافت المسیح کا دامن پکڑ لیا ہے ہمارے واسطے اللہ تعالےٰ نے بہت سے راستے پیدا کر دئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے لئے اتنے راستے کاموں کے کھول دئے ہیں کہ جب تک ہم دیوانہ وار کام نہ کریں گے ہم اپنے فرائض کو باحسن طریق ادا نہیں کرسکیں گے حقیقت یہ ہے کہ ہم کو سب کچھ بھول کر اپنی تمام زندگی اسی کام میں لگا دینی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی وجہ سے دینی کاموں کی تلاش کی ضرورت نہیں۔ آج جن کاموں کا زمانہ مطالبہ کرتا ہے وہ تمام کام آئینہ کی طرح ہمارے سامنے رکھ دئے گئے ہیں۔ کام متعین صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اب ہم کو چاہیئے کہ اس کام کو سرانجام دینے

موجودہ حالات میں ہماری اہم جماعتی ذمہ داریاں

شیخ خورشید احمد

بابرکت نتائج اعمال پر منحصر ہوتے ہیں

قومی اور جماعتی زندگی جہاں بہت سی برکات اپنے اندر رکھتی ہے وہاں متعدد ذمہ داریوں کی بھی حامل ہوتی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ان ذمہ داریوں کی بجا آوری کے نتیجہ میں ہی ان فوائد اور برکات کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو اجتماعی زندگی کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کی اہمیت ایک دینی اور روحانی جماعت کے افراد کے لئے تو خاص طور پر زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے سوال محض ذاتی اغراض اور دنیوی مفاد کا نہیں ہوتا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نہ صرف ہماری اپنی بلکہ پوری دنیا کی اخلاقی اور روحانی تربیت اخروی نجات اور رضائے الٰہی کے حصول کا دارومدار بھی ان ذمہ داریوں کی بجا آوری کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمیشہ بندوں کی طرف سے ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اوفوا بعھدی
اوف بعھدکم
(البقرہ ۴۱)

یعنی تم پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ تم انہیں پورا کرو تا کہ اس کے نتیجہ میں میں نے تمہارے ساتھ جن برکات کا وعدہ کر رکھا ہے میں انہیں پورا کروں۔

جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داریاں

جماعت احمدیہ کے بیشتر افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اجتماعی اور انفرادی دینی ذمہ داریوں کو سمجھتے اور ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے احکامات اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ان کی اس سلسلہ میں راہ نمائی کرتے ہیں۔ پھر اس زمانہ کے مامور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے کرام نے موقعہ اور حالات کے مطابق کثرت کے ساتھ ہم پر واضح کیا ہے کہ مومن کے کیا فرائض ہیں اور انہیں موجودہ زمانہ میں کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غالباً کوئی احمدی بھی جس نے احمدیت کی حقیقت کو سمجھ کر اسے قبول کیا ہے ایسا نہیں ہوگا جو یہ کہہ سکے کہ مجھے اپنے دینی فرائض کا علم نہیں۔ یا میں نہیں جانتا کہ ان فرائض سے کس طرح عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ:-

"میں سمجھتا ہوں کہ جتنی کثرت اور تکرار کے ساتھ تمہارے سامنے دینی ضروریات کو رکھا گیا ہے اور تمہارے فرائض کو تم پر واضح کیا گیا ہے اس کی موجودگی میں تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو یہ کہہ سکے کہ مجھے ان باتوں کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے ان پر عمل نہیں کیا۔"

ہمارے اعمال موقعہ اور محل کے مطابق ہونے چاہئیں

اس میں شک نہیں کہ مومنین پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ انہیں ادا کرنا ہر زمانہ اور ہر دور میں ضروری ہوتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں آتا جبکہ یہ فرائض معطل یا ختم ہو جائیں لیکن قومی یا جماعتی زندگی میں بعض ایسے اوقات بھی ضرور آتے ہیں۔ جبکہ بعض فرائض کو ترجیح دینی پڑتی ہے۔ اور انہیں زیادہ پابندی اور تعہد کے ساتھ بجالانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان کی عدم ادائیگی جماعتی لحاظ سے زیادہ نقصان کا موجب ہوتی ہے۔

عمل صالح کی تشریح

اسلام کے نزدیک اسی کو عمل صالح کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ موقعہ و محل کے زیادہ مناسب حال ہوتا ہے۔ اس عمل صالح کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف میں قیام خلافت کی ایک ضروری شرط قرار دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کے نزدیک ایک عمل کی ظاہری اچھی شکل انسان کو پاک کرنے کے لئے کافی نہیں بلکہ اس کا مناسب حال ہونا بھی ضروری ہے۔۔۔۔ مثلاً کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ اور ایک شخص جو تیرنا جانتا ہو اور اسے اس ڈوبنے والے کا علم ہو جائے۔ وہ اگر اس وقت نماز شروع کر دے۔ تو نماز گو نیک عمل ہے۔ مگر اس وقت عمل صالح نہ ہوگا۔ اور اس کے مناسب حال عمل اس ڈوبنے والے کو بچانا ہے نہ کہ نماز پڑھنا۔۔۔۔۔ غرض عمل صالح نیک عمل سے زیادہ وسیع معنے رکھتا ہے۔ اور عمل صالح اس نیک عمل کو کہتے ہیں کہ جو نہ صرف ظاہری طور پر اچھا ہو بلکہ باطنی طور پر بھی اچھا ہو اور صرف اپنی ذات میں اچھا نہ ہو بلکہ موقعہ کے لحاظ سے بھی اچھا ہو اور عمل صالح کرنے والا وہ شخص ہے جو اندھا دھند لفظوں کی اتباع نہیں کرتا بلکہ اپنی عقل خداداد سے کام لیکر یہ بھی دیکھتا ہے کہ موقعہ کے لحاظ سے نیک عمل کس صورت میں ظاہر ہونا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد اول جز اول صفحہ ۲۴۷ و ۲۴۸)

موجودہ نازک دور کے بعض اہم فرائض

اس وقت ہماری جماعت کئی لحاظ سے ایک نازک اور اہم دور میں سے گزر رہی ہے۔ بیرونی اور اندرونی حالات دونوں ہی اس امر کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ ایام کو ہمیں نہایت ہوشیاری، بیداری اور چوکسی کے ساتھ گزارنا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی اور مسلسل علالت کی وجہ سے ہم پہلے کی طرح حضور کی فعال راہنمائی سے ایک حد تک محروم ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی صحت کے زمانہ میں ہر آنے والے خطرہ سے ہمیں ہوشیار کرتے اور ہماری کمزوریوں اور غلطیوں پر ہمیں متنبہ کرکے ہر لحاظ سے ہمیں حالات کا مقابلہ کرنے کے

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

قبل ازیں ایک اعلان محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی طرف سے اس غلط فہمی کی بناء پر شائع ہو چکا ہے کہ اعلان بھیجنے کے وقت انہیں نظارت اصلاح وارشاد کی سکیم کا علم نہ تھا جو نگران بورڈ کی زیر ہدایت اختیار کی گئی ہے اس لئے اس اعلان کو منسوخ سمجھا جائے:-

دراصل بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا سلسلہ بھی جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس قسم کی کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں۔ کہ اتنا وقت دینا مشکل ہوگا۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کی کلاس ایک ماہ کیلئے جاری کی جائے اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل گریجوایٹ یا اس کے برابر تعلیمی معیار کے ہوں اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کرکے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جاکر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے عالم اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں کا اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس وغیرہ لکھوائیں امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت واہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینیئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر خصوصاً میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے

نوٹ:- یہ کلاس اس صورت میں جاری کی جا سکے گی جبکہ کلاس کے لئے کم از کم پچاس طلباء ہوں:- ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

لئے تیار فرمادیا کرتے تھے۔ حضور کی علالت طبع کے پیش نظر اب ایسا ہونا ممکن نہیں جس کی وجہ سے احباب جماعت کے لئے زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ از خود حالات کا جائزہ لے کر اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لائیں اور موجودہ حالات میں جن امور کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ان کی طرف زیادہ توجہ دیں تا ہمارے کاموں میں اور ہمارے نظام میں کسی قسم کا کوئی رخنہ راہ نہ پائے اور ہم پہلے کی طرح آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے مورد بن کر ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔

جماعتی اتحاد و اتفاق

اس وقت جن امور کی طرف ہمیں خصوصیت کے ساتھ زیادہ توجہ اور دھیان دینے کی ضرورت ہے ان میں سب سے مقدم جماعتی اتحاد و اتفاق ہے جس پر ہمارے سب کاموں کا انحصار ہے۔ اور جماعتی اتحاد کے لئے خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور نظام خلافت کے تحت مقرر کردہ تمام عہدیداران کی پورے اخلاص کے ساتھ . . . . اطاعت اور فرمانبرداری از بس ضروری ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جماعتی اتحاد و اتفاق اور نظام سلسلہ کے ساتھ تعاون کی روح کو بہرصورت ہر امر پر مقدم رکھیں اور جو امور بھی اس سلسلہ میں حائل ہوں انہیں دور کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا۔ (آل عمران ع ۱۱)

یعنی اے مومنو تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اپنے اتحاد و اتفاق کو بہرصورت قائم رکھو اور کسی صورت میں بھی اپنی صفوں میں اختلاف پیدا نہ ہونے دو اور تم خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو ہمیشہ یاد رکھو کہ پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں باہمی محبت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات واولئك لهم عذاب عظيم۔ (آل عمران ع ۱۱)

یعنی اے مومنو! تم آپس میں تفرقہ اور اختلاف رکھنے والے لوگوں کی طرح مت بنو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے لئے تو بڑا ہی عذاب ہے۔

نظام خلافت کی اطاعت

یہ اتحاد و اتفاق کیونکر قائم رہ سکتا ہے؟ اس کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ ہے خلافت اور نظام خلافت کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت! اطاعت کا یہ سبق قرآن مجید ہی نے ہمیں سکھایا ہے جس نے بار بار مومنوں کے متعلق یہ بتایا ہے کہ

ان يقولوا سمعنا واطعنا
واولئك هم المفلحون
(نور ۵۲)

یعنی مومنوں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی اطاعت گذار لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

اطاعت کا یہ سبق اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے جلیل القدر خلفاء نے ہمیں اتنی کثرت اور تواتر سے دیا ہے کہ کوئی احمدی اسے فراموش نہیں کر سکتا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

۱۔ "یہ بڑی ہی خوفناک بات ہے کہ انسان سن کر کانوں تک ہی رہنے دے اور دل تک نہ پہنچائے۔ بڑا ہی ظالم وہ شخص ہے جو ظاہری حالت پر خوش ہو جاتا ہے اور سچی اطاعت کی حالت نہیں دکھاتا۔"

۲۔ "اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔"

۳۔ "اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے صحابہ کرام کی اطاعت اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے . . . کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حضرت خلیفہ اولؓ کی تصریحات

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جماعت پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اپنے عہد خلافت میں نظام خلافت کی اطاعت اور اس کی اہمیت کو خوب واضح کیا۔ آپ نے بار بار بتایا کہ

۱۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری کرو ابلیس نہ بنو۔" (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

۲۔ "میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ فرشتے اس پر اعتراض کر کے کیا فائدہ اٹھا سکے . . . جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انہیں بھی سبحانک لا علم لنا کہنا پڑا تو تم جو مجھ پر اعتراض کرتے ہو اپنا منہ دیکھ لو۔"

"اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے آگے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابیٰ و استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا؟"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

مندرجہ بالا حوالوں کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سیدنا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت یہ ارشادات فرمائے ہیں کیونکہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کے مسئلہ کے متعلق جو جو اعتراضات غیر مبایعین نے اٹھائے ان سب کا جواب ان میں موجود ہے۔ حق یہ ہے کہ حضرت مولوی صاحب کے انہی واضح ارشادات کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت مسئلہ خلافت کے متعلق راہ مستقیم پر قائم رہی اور کوئی وسوسہ انہیں نظام خلافت سے برگشتہ نہ کر سکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد خلافت جب شروع ہوا تو چونکہ فتنہ منکرین خلافت اس وقت زوروں پر تھا اس لئے حضور نے تو اس مسئلہ کے ایک ایک پہلو کو اتنا واضح فرمایا کہ ابہام اور شکوک کی کوئی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔ حضور کے بعض ایمان افروز ارشادات تو ہم سب بارہا اپنے کانوں سے سنتے رہے اور اپنی آنکھوں سے پڑھتے رہے چند ایک ارشادات یاددہانی کی غرض سے درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱۔ "میرے نزدیک یہ مسئلہ (خلافت) اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے . . . یہ مسئلہ جس حصہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ وحدت قومی ہے کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے جب ان میں خلافت نہ رہی جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رک گئی اور تنزل شروع ہو گیا۔ کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۷ اگست ۵۶ء)

۲۔ "یاد رکھنا چاہئے کہ (خلافت) ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

واقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة
واطيعوا الرسول لعلكم ترحمون

یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصانی۔ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہو گی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں۔ زکوٰتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے . . . اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہو گی اطاعت رسول بھی ہو گی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں . . . غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی۔ تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل)

حضور اطال اللہ بقاءہ کے ان ایمان افروز

ارشادات سے خلافت کی اہمیت خوب واضح ہو جاتی ہے - اور اس امر پر بھی بخوبی روشنی پڑتی ہے - کہ وقت اور حالات کے تقاضے کے ماتحت جن امور پر زیادہ زور دیا جائے مومنین کا فرض ہے کہ وہ بھی ان پر زور دیں - کیونکہ یہی حقیقی اطاعت ہے - حضور اقدس کے ارشادات سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ - خلیفہ وقت کی اطاعت سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ براہ راست خلیفۂ وقت جو حکم دے اسکی تعمیل کی جائے بلکہ خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ کارکنوں اور عہدیداروں کی اطاعت بھی ضروری ہے - کیونکہ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت دراصل میری اطاعت ہے - اسی طرح خلیفۂ وقت کے حکم سے جو بھی افسر، کارکن اور عہدیدار مرکز میں یا مقامی جماعتوں میں مقرر ہیں ان کی اطاعت بھی دراصل خلیفۂ وقت کی اطاعت ہی سمجھی جائے گی - اور اگر ہم میں سے کوئی شخص خدانخواستہ ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتا یا حکم عدولی کرتا ہے تو دراصل اس کے معنے یہی ہوں گے کہ وہ خلیفۂ وقت کے احکام کی حکم عدولی کا مرتکب ہوا ہے - خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار فرمایا ہے کہ جو میرے مقرر کردہ کارکنوں اور عہدیداران کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل میری اطاعت کرتا ہے - اور جو ان کے ساتھ عدم تعاون کرتا ہے دراصل وہ میری حکم عدولی کرتا ہے -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صحیح معنوں میں حالات کے تقاضوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی جماعتی اور قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

متفرق کلاس

ربوہ کے جو احباب - قرآن مجید - حدیث - کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عام دینی مسائل سے واقفیت حاصل کرنی چاہئیں - ان کیلئے ربوہ میں متفرق کلاس کا انتظام موجود ہے - اس کلاس کو محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل تعلیم دیتے ہیں جو دوست اس کلاس سے استفادہ کرنا چاہئیں وہ اپنی درخواست نظارت ہذا میں بغرض منظوری بھجوا دیں - اس کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوئی فیس وغیرہ مقرر نہیں - (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز ناصر الدین کلرک ملٹری اکو[illegible] بیمار ہو کر ملٹری ہاسپٹل کوئٹہ میں داخل ہے - اپنے عزیزوں اور دعاگو بھائیوں سے عزیز کی شفایابی کیلئے دعا کا خواستگار ہوں -
(خاکسار (سردار) مصباح الدین - چنیوٹ)

مسیحیوں کے نام انجیل کا پیغام

مکرم مولوی عبد الکریم خانصاحب پشاور

حضرت مسیح علیہ السلام نے جس قدر دعا پر زور دیا ہے - وہ اناجیل سے ظاہر ہے جیسا کہ متی ۷ تا ۱۲ میں فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی جناب کا دروازہ کھٹکھٹاؤ - تمہارے لئے کھولا جائے گا - مانگو تمہیں دیا جائے گا - تم میں سے کون ہے - کہ اس کا بیٹا روٹی مانگے تو وہ پتھر دے - یا وہ مچھلی مانگے تو وہ سانپ دے - پس جب تم برے ہو کر اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو تمہارا وہ باپ جو آسمان پر ہے تمہیں کیوں اچھی چیزیں نہ دے گا -

۲ - دنیا میں انبیاء ورسل انسانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہوتے ہیں - اگر ایک نبی اس دل سوزی و بے قراری سے آہ و زاری کرتا ہے کہ اس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندیں بن بن کر زمین پر ٹپکتا تھا - تو کیا ہم یہ خیال کر سکتے ہیں - کہ اس کی ایسی دردناک دعا جو بے چینی و بے قراری کی حالت میں نہایت ہی ابتہال سے کی گئی تھی - پایۂ قبولیت کا شرف جناب باری تعالیٰ میں حاصل نہ کر سکی ؟

کیا یہ ممکن ہے کہ باپ کا پیارا بیٹا اس سے روٹی مانگے اور وہ اس کو پتھر دے یا وہ مچھلی مانگے تو وہ اس کو سانپ دے ؟ اگر یہ بات ناممکن ہے - تو ضرور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وہ دعا قبول کی گئی ہو جو انہوں نے گرفتاری سے پہلے گتسمنی کے باغ میں کی تھی - کہ اے میرے خدا اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (موت) ٹال دے - (متی ۲۶/۳۹)

۳ - کہا جاتا ہے - کہ اسکے یہ بھی تو کہا تھا - کہ "میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو"

یہ بات درست ہے مگر خدا کی مرضی کا علم تو ۲۲ زبور سے ظاہر ہے کہ جب مسیح دعا فرمائیں گے - تو وہ سن کر اللہ تعالیٰ اس کو بچا لے گا - اور واقعہ صلیب کے بعد عبرانیوں ۵ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اس کو موت سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اسنے اپنے بیٹے کی آہ و زاری اور بے قراری میں ڈوبی ہوئی دعا کو رد نہیں فرمایا - بلکہ قبول فرما کر اس کو موت کے پنجہ سے بچا لیا - اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ کو صلیبی موت سے نہ بچاتا تو بقول حضرت مسیح علیہ السلام بجائے روٹی کے پتھر اور مچھلی کے بدلے سانپ دینے والا ٹھہرا - کیونکہ صلیبی موت کا نتیجہ ان کی روحانیت و نبوت کا ابطال ثابت کرتا ہے - یہودیوں نے یہ منصوبہ اسی لئے تیار کیا تھا - تاکہ وہ ایک تیر سے دو شکار کریں - یعنی آپ کی روحانیت و نبوت بھی رد کر کے ان کی جماعت پر الزام دیں کہ جس شخص کی تم پیروی کرتے تھے وہ نہ صادق تھا اور نہ ہی خدا کا مقرب - کیا کوئی خدا ترس ایسی بات کو تسلیم کر سکتا ہے جس سے ایک نبی کی نبوت و روحانیت کا ابطال ہوتا ہو اور اس کی بعثت کا مقصد ہی فوت ہوتا دکھائی دے ؟

۴ - کہا جا سکتا ہے کہ پھر اناجیل کی وہ پیش خبریاں غلط پڑتی ہیں - جو مسیح نے خود اپنی موت کے متعلق بیان کی ہوئی تھیں - اس کا جواب تو یہ ہے کہ یہ اناجیل واقعہ صلیب کے کافی عرصہ بعد لکھی گئی ہیں ممکن ہے - کہ پولوسی عقیدہ کی تائید کے لئے یہ پیشگوئیاں بعد میں وضع کی گئی ہوں - کیونکہ ان پیش گوئیوں کا ان واقعات کے ظہور سے پہلے کوئی تحریری ثبوت ان کی اشاعت کا مسیحیوں کے پاس نہیں - دوم ان پیشگوئیوں میں اختلاف ہے کیونکہ بقول یوحنا ب ۲۰ واقعہ صلیب کے تیسرے دن تک مسیح علیہ السلام کے خاص الخاص حواری بھی یہ نہ جانتے تھے کہ مسیح مرے گا اور جی اٹھے گا - (۲۰/۹) - اگر وہ حواری جو مسیح کی زندگی میں اسکے ساتھ تھے - وہ اس نوشتہ کو نہ جانتے تھے تو کیا وہ لوگ جنہوں نے متی و مرقس اور یوحنا وغیرہ کے ناموں پر بعد میں اناجیل مرتب کی ہیں - ان فرشتوں کو جانتے تھے ؟ اور بھی بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں - مگر ان کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم سوال کرتے ہیں - کہ کیا بائیسواں زبور خدا کا کلام نہیں ؟ عبرانیوں کا خط الہامی نہیں ؟ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ادعا غلط ہے جس کا ذکر یوحنا [illegible] میں ہے "مجھے تو معلوم تھا - کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے" ؟

۵ - اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی دعا سنتا ہے تو اسکے لئے ظاہری سامان بھی پیدا کرتا ہے - اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے لئے پہلا سبب یہ پیدا کیا کہ یوسف تو آرمتیا کا رہنے والا تھا - اور پلاطوس کی کونسل کا مشیر تھا - (مرقس ۱۵/۴۳) اس کو مسیح کا ہمدرد بنا دیا - اسکے مشورہ سے گورنر رو کا دل وہ مقرر ہوا جو مسیح کے ساتھ تعلق تھا - اور اللہ تعالیٰ نے پلاطوس کی بیوی کے پاس فرشتہ بھیجا کہ اپنے خاوند کو سمجھا دے کہ اس شخص راستباز سے - اسکو کچھ کام نہ رکھے (متی ۲۷/۱۹) اس نے کوشش کی کہ مسیح کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دے (متی ۲۷/۲۴) مگر دیکھ کہ یہودی بلوہ کرنا چاہتے ہیں (متی ۲۷/۲۴) اور انہوں نے کہا - اگر تو اس کو چھوڑیگا - تو تیری شکایت قیصر کے پاس کریں گے - تو حکومت کا خیر خواہ نہیں (یوحنا ۱۹/۱۲) مگر چونکہ وہ اس کی جان بچانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا - (یوحنا ۱۹/۱۲) اسلئے اسنے شام کے قریب مسیح کو یہودیوں کے حوالے کیا اور صلیب دینے کی جگہ وہ تجویز کی جہاں یوسف نے پہلے ہی کھلی قبر تیار کی ہوئی تھی - یوحنا اور حکیم نکدیمس کو اسکے زخموں وغیرہ کے علاج کیلئے جایا ہوا تھا - اور مُر اور عود جو غشی سے ہوش میں لانے کیلئے مہیا کیا گیا تھا - اور باریک کتان کی چادر میں اس کو لپیٹا کہ لنی لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو (مرقس ۱۵/۴۶) اس طرح وہ صحتمند ہو کر خیر سے نکل آیا - چونکہ حضرت مسیح نے صرف یہ کہا تھا کہ یوں دُکھ اٹھاؤنگا - (متی ۱۶/۲۱ - لوقا ۹/۲۲ و ۱۷/۲۵ اور ۲۴/۲۶) نیز موت کے معنے شدید تکلیف اٹھانے کے بھی ہوتے ہیں -

پولوس نے کہا کہ میں ہر روز مرتا ہوں (۱ کرنتھیوں ۱۵/۳۱)
پس چاہیئے کہ مسیحی دوست اپنی نجات کا انحصار کفارہ پر کرتے ہوئے غفلت کی زندگی بسر نہ کریں کیونکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں - نجات عمل صالح پر ہی منحصر ہے - جیسا کہ متی ۷/۲۱ میں درج ہے اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کیلئے ترے باپ کی مرضی پر چلنا ہے - سے
من از حد و دین گفتم تو خود ہم کن فکر یارے
خود از بہرایں روز است اے دانا و ہوشیار سے

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا تازہ شمارہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان احمدی بچوں اور بچیوں کا واحد پسندیدہ رسالہ ہے - زیر نظر جون کے شمارہ کے چیدہ چیدہ مضامین یہ ہیں :-

- اللہ اور رسول کی باتیں -
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ -
- کامیاب زندگی کا گر -
- السلام علیکم کی برکت
- دواؤں سے بچو -
- خلافت کی برکات
- مجھے احمدیت سے کیوں محبت ہے
- بیکار چیزوں کا استعمال
- ایثار (کہانی)
- ایک خوش قسمت پاکستانی بیلچہ
- رشوت نگر (کہانی)
- برفانی دیو (کہانی)
- دنیائے احمدیت کی خبریں
- محفل تشحیذ
- بھائی جان کی ڈاک
- دلچسپ لطائف - دیدہ زیب ٹائیٹل سوئٹرز لینڈ کی نہایت خوبصورت احمدیہ مسجد کی تصویر سے مزین ہے -

رسالہ تشحیذ الاذہان اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن مقبول ہوتا جا رہا ہے - اس کی بڑی وجہ ادارہ تشحیذ کی انتھک محنت اور دلچسپی ہے - ایڈیٹر صاحب تشحیذ خصوصاً مبارکباد کے مستحق ہیں جو انصار اللہ کے رکن ہونے کے باوجود خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اس رسالے کو انتہائی محنت اور دلچسپی سے چلا رہے ہیں - فجزاہم اللہ احسن الجزاء -

- جو بچے ابھی تک خریدار نہیں بنے ان کو چاہیئے کہ آج ہی سالانہ چندہ پانچ روپے مینیجر تشحیذ الاذہان کو بھیج کر خریدار بن جائیں - والدین کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ اس مفید رسالے کو اپنے بچوں اور بچیوں کے نام ضرور جاری کروائیں - کیونکہ یہ بھی تربیت اولاد کا ایک مؤثر ذریعہ ہے -

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم

محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی رضی اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے دو خطوط خاکسار درج ذیل کرتا ہے۔ مرحوم و مغفور کی اہم دینی خدمات اور ان کی اعلےٰ صفات کا مختصراً تذکرہ کیا گیا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم اور ان کے جلیل القدر والد بزرگوار کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار عبد الحفیظ خاں آف ویرووال۔ عارضی منزل۔ ربوہ)

نقل خط مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

از قادیان ۱۹-۱۱-۶۳

عزیزم برادرم خان صاحب السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ مَیں آپ کو آپ کے پہلے خط کا جواب دے چکا ہوں خدا تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے کہ آپ جلسۂ قادیان میں شریک ہو سکیں تحریک دعا کرا دی۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ کی فوتیدگی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں وہ میرا ایک بازو تھے اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کی جگہ کوئی بہتر دوست مہیا کرے۔ عبد الرحمٰن

نقل خط محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان

مکرمی و محترمی عبد الحفیظ خان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی چٹھی محترم مولوی برکات احمد صاحب کی وفات پر موصول ہوئی مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مولوی صاحب کی وفات سے ایسا خلا ہوا ہے جس کو قادیان میں بہت محسوس کیا جا رہا ہے مولوی صاحب محنتی مخلص اور سلسلہ کے بے حد فدائی تھے۔ اپنے فرائض کو نہایت احسن طور پر انجام دیتے اللہ تعالےٰ کی مشیت پر ہم راضی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور حضرت مولانا راجیکی صاحب اور دیگر پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ جو ایڈریس آپ نے دئیے ہیں ان پر دعوتی کارڈ بھجوائے جا رہے ہیں۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد ۲۰-۱۲-۶۳

ناصرات کے اعلانات

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

گزشتہ اعلانات میں بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور انفرادی طور پر لجنات کو خطوط بھی ارسال کئے گئے ہیں کہ ناصرات کے کام میں باقاعدگی کے ساتھ چندہ کے بجٹ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اکتوبر سے مارچ تک احمد نگر، سیالکوٹ، گوٹھ نتھے خاں، کوٹ سلطان، جھنگ، سکھر، سرگودھا، عارف والا، ناصر آباد، پشاور، ملتان، لائلپور، حافظ آباد، گوجرانوالہ وغیرہ شہروں سے کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ اسی طرح اوکاڑہ، لاہور، واہ کینٹ، کنری سندھ، چک منگلا، منٹگمری اور سانگلہ ہل وغیرہ شہروں سے بہت کم چندہ موصول ہوا ہے۔ متعلقہ عہدیداران اس امر کی طرف توجہ دیں تاکہ ان کے بجٹ مکمل ہو سکیں۔

۲۔ ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان اس سال ماہ اگست کے آخر میں لیا جائے گا جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے:۔

نماز با ترجمہ مکمل، رکعات و اوقاتِ نماز، چہل حدیث مکمل با ترجمہ، قرآن پاک کا پہلے پارہ کا نصف اول با ترجمہ، قرآنِ پاک کا ربع آخر زبانی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (سوالات ہمارا آقا میں سے ہوں گے) اسلام کے بنیادی پانچ ارکان، سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔ اس کے علاوہ اجتماع کے موقع پر بہترین نمبر لینے والی لڑکیوں کا وظیفہ کے لئے زبانی امتحان بھی ہو گا جس میں ان کے چندہ کی باقاعدگی دیکھنے کے علاوہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت، خدمتِ خلق کے چار کام۔ دو سالن، چلئے اور روٹی پکانے کی تراکیب پوچھی جائیں گی۔ کسی بھی امر کی تصدیق کے لئے صدر و سیکرٹری سے دریافت کر لیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

نظارت تعلیم کے اعلانات

احمدی نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ داخلہ اسسٹنٹ مینیجرس کلاس

دو سالہ ڈپلومہ کورس۔ شرائط:۔ میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں ۶/۷/۶۴ تک بنام ڈائرکٹر انسٹیٹیوٹ ٹیچرس ٹریننگ ایگریکلچرل یونیورسٹی۔ لائل پور۔ (پ۔ ٹ۔ ۶/۶۴/۱۸)

۲۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ شاہدولہ گیٹ گجرات

ڈے اینڈ نائٹ سی کام (فرسٹ ایئر کامرس) وظائف کا امکان۔ انٹرویو برائے ڈے کلاس ۷/۶۴/۲ کو ۸ بجے صبح۔ نائٹ کلاس ۵ بجے شام۔ فیس و زر ضمانت ۲۵۔ ۲۷ روپے۔ پراسپکٹس ۱۳ پیسے کی ٹکٹیں بھیج کر۔ درخواستیں ۶/۶۴/۳۰ تک بنام پرنسپل۔ (پ۔ ٹ ۶/۶۴/۹)

۳۔ جرمن وظائف سنہ ۱۹۶۴ء

سات وظائف بمعہ کرایہ آمد و رفت برائے تعلیم جرمن سکولز آف انجنئرنگ و مائننگ عرصہ ۵ سال بشمول کورس زبان دانی چار ماہ۔ شرائط میٹرک۔ عمر ۱۹ تا ۳۰۔ درخواستیں ۶/۶۴/۲۵ تک بنام سیکشن آفیسر۔ پریذیڈنٹس سکرٹریٹ اکنامک افیرس ڈویژن۔ کراچی۔ (پ۔ ٹ ۶/۶۴/۱۹)

۴۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ لاہور

ڈے اینڈ نائٹ کلاسز۔ یکسالہ سرٹیفکیٹ ان کامرس۔ دو سالہ ڈپلومہ ان کامرس یعنی انٹر کام۔ انٹرویو ۷/۶۴/۱۔ مراعات فیس و وظائف برائے مستحقین۔ شرائط:۔ برائے سرٹیفکیٹ کلاس میٹرک۔ برائے ڈپلومہ کلاس سی کام۔ پراسپکٹس و فارم ۱۳ پیسے بھیج کر (بصورت ٹکٹ ڈاک) درخواستیں ۶/۶۴/۳۰ تک بنام پرنسپل گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ 9.50.N پونچھ روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۶/۶۴/۱۹)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(نذیر احمد حیمڈ فوٹو اینڈ کمپنی حیدر آباد)

۲۔ میری ہمشیرہ امۃ العزیز اہلیہ محمد احسان صاحب بٹ آف ہرنائی (کوئٹہ) کچھ عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد افضل بٹ احمد نگر)

۳۔ مَیں نے اس سال بی۔ ایس۔ سی۔ فائنل اور میرے چھوٹے بھائی شوکت امین نے ایف۔ ایس۔ سی۔ پارٹ فرسٹ کا امتحان دیا ہے۔ احباب ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میری امی جان عرصہ پانچ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی مکمل صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

(طالب دعا امۃ الوحید بنت محمد حسین صاحب کوارٹر نمبر ۲۴۹ بلاک نمبر ۲۔ جوہر آباد کراچی نمبر ۱۹)

محترمہ امۃ الوحید صاحبہ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے۔ جزاہم اللہ

(مینیجر الفضل)

۴۔ میرا بڑا بھائی کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد انور حق۔ گنج مغلپورہ)

ولادت

۱۔ میرے بڑے بھائی جان ملک محمد اکرم صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۶/۶۴/۵ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ اس کا نام فوزیہ قمر رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مولوی خورشید احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور کی پوتی اور مکرم سیٹھ محمد سعید احمد صاحب آف کوئٹہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین

(قمر پر دین ملک گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۲۔ مکرمی ایم۔ ایس۔ طاہر صاحب (پروپرائٹر) ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی پہاڑتلی۔ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کو مورخہ ۸ جون سنہ ۱۹۶۴ء ایک بچی خدائے رحیم نے دی ہے۔ نومولودہ کی بائیں ٹانگ کی ہڈی الٹی ہے دوستوں سے بچی کی ہڈی درست ہونے کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۔ میرا لڑکا محمد شبلی عرصہ چار سال سے لندن میں ہے۔ ۱۸ جون سے اس کا ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کا امتحان شروع ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے بچے کو اس امتحان میں کامیاب کرے۔ اور بخیریت اپنے گھر واپس لے آئے۔

(خاکسار۔ فضل الحق احمدی۔ از چارسدہ)

معاصرین سے

فرقہ پرستی

اتحاد و اتفاق کی برکت کے تو سب معترف ہیں لیکن اس کی برکات سے فیض یاب صرف وہی ہوتے ہیں جو قولاً و عملاً اس کے متمنی ہوتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے کوشاں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام عالم کتنی سرعت سے ایک دوسرے کے قریب آ رہی ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آنے میں کسی کے مذہب سے سروکار نہیں رکھتیں۔ ان کے نزدیک ایک اہم اور بنیادی اصول ہے اور وہ اصول ہے تحفظِ انسانیت کا۔ اگر اقوام عالم کے نزدیک مذہب و عقائد ہی اتحاد کا ذریعہ ہوں تو یہ بلاخوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاید ہی کوئی قوم ایسی ہو جو دوسری قوم کے سامنے دستِ دوستی دراز کرے۔ اور یوں اتحادِ عالم پارہ پارہ ہو جائے کہ ایک بربریت کا عالم طاری ہو۔ چونکہ "انسانیت" ایک ایسی چیز ہے جو اقوام عالم میں "قدرِ مشترک" کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلئے وہ اس قدرِ مشترک کو اپنا کر باہم بغل گیر ہو رہی ہیں۔

عالم اسلام کا اتحاد اب تک کیوں نہ پروان چڑھ سکا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بلادِ اسلامیہ میں انسانیت سے زیادہ عقائد کو اہمیت دی گئی۔ ایک شیعہ ملک ہے تو دوسرا سنی۔ یہ ملک مقلّد ہے اور وہ غیر مقلّد۔ صرف ایک یہی وجہ ہے کہ جس نے اتحادِ عالم اسلامی کو پارہ پارہ کیا اور ایک جگہ جمع نہ ہونے دیا۔ ہم نے اصل کو چھوڑ دیا۔ اور فروعات کو اپنا لیا۔ ہمارے نزدیک ایک مخالف فرقہ کافر و منافق، ملعون اور نہ جانے کیا کیا ٹھہرا اور دوسرے فرقہ کے نزدیک یہی کچھ ہم بھی ٹھہرے۔ کسی نے ایک دوسرے کو اپنے پاس بیٹھنے نہ دیا۔ نتیجتہً اختلافات کی خلیج حائل ہو گئی اور وہ بتدریج بڑھتی گئی۔ اور ہم ایک دوسرے سے اتنے دُور ہو گئے کہ اپنے ہی بھائیوں کو اجنبی سمجھنے لگے۔ الحمدللہ کہ رب العزۃ نے اتحاد کی عظمت و برکت کے بارے میں سوچنے اور سمجھنے کی مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائی۔ مَیں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اگر عالم اسلامی میں موجودہ نظریات نے جڑ پکڑ لی جو اختلافات کو ختم کرنے پر مبنی ہیں۔ تو میں بلاخوفِ تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب تمام مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور تمام ملک علیحدہ علیحدہ اسلامی حکومتیں نہیں کہلائیں گی۔ بلکہ ایک ایسا بلاک ہو گا جس میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہوں گے۔ وہ ایک طاقت ہوں گے جو باطل کے مقابلہ میں صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے صف آرا ہو گی اور اللہ کی خوشنودی کے لئے بغل گیر۔ سب ایک کے لئے ہوں گے اور ایک سب کے لئے ہو گا۔

مگر موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے حیرت ہے کہ عقل انسانی اتنی ناقص ہو گئی کہ وہ بھائی کو پہچاننے سے عاری ہے۔ اللہ نے تو تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا۔ لیکن ہم نے کسی کو سنی بنا دیا، کسی کو وہابی اور خود اپنے اپنے عقائد لے کر بیٹھ گئے۔ نہ اللہ کے حکم کا خیال رہا اور نہ رسول اللہؐ کے ارشادات کا پاس۔ رسول کریمؐ کا یہ کردار کہ عیسائیوں کو مسجد میں ان کے عقیدہ کے مطابق عبادت کی اجازت دے دیں اور ہمارا یہ کردار کہ مساجد کو اپنے ہی بھائیوں پر حرام قرار دیں۔

مساجد اللہ کے گھر نہیں رہے۔
ہمارے دھڑے بندیوں کے مراکز
بن گئے۔ جہاں سے اللہ کے شیروں
کی آمد ہوتی تھی۔ وہاں سے ہم
بغض و عناد لے کر نکلتے ہیں۔ آخر
ایسا کیوں ہے؟

ایک اور مزے کی بات ہے اور وہ یہ کہ نہ سُنی کھلے الفاظ میں وہابی و اہلحدیث کو منافق و غیر مسلم کہتے ہیں۔ نہ اہلحدیث ایسا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایک دوسرے کا وجود گوارا نہیں کرتے۔

ہمارا کا ترقی کی راہ میں یہ سب سے بڑا روڑا ہے۔ اگر ہم نے اس روڑے کو درمیان سے ہٹا دیا اور اختلافات ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تو کوئی طاقت نہیں جو ہمارے عزم و استقلال کے سامنے ٹھہر سکے اور ہمیں راہِ مستقیم سے ہٹا سکے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ راہِ مستقیم صرف فروعات پر مبنی ہے تو میں ایسے اسلام کو تسلیم کرنے سے عاری ہوں۔ میرے ذہن میں تو اسلام کا سیدھا سا خاکہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اُن کے ہم پر حقوق ہیں۔ ہمارے اُن پر۔ اپنے اخلاق کو ایک معیار پر لانا ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرما دیا ہے کہ کسی کو بُرا بھلا نہ کہو، کسی کو دکھ نہ دو۔ سب کے دُکھ سکھ میں شریک رہو۔ سیدھا سا پیغام ہے۔ یہاں نہ کسی اور عقیدے کی گنجائش ہے اور نہ ضرورت ہی محسوس ہوتی ہے۔

میں اپنی قوم سے پوچھتا ہوں کہ کیا قائدِ اعظم نے پاکستان "اسلام" کے نام پر حاصل کیا تھا یا کسی خاص فرقے اور خاص عقیدے کے حامل افراد کے نام پر؟ اگر قائد اعظم بریلوی۔ دیوبندی۔ وہابی سنی جھگڑالوی اور جھگڑالوی قسم کی فرقہ بازی میں پڑتے تو شاید آج دنیا کے نقشہ پر پاکستان کا وجود نہ ہوتا۔ آج دنیا کے نقشہ پر پاکستان کا وجود نہ ہوتا۔ آج بھی یہی صورت ہے کہ ہم کوئی بھی ترقی اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ آپس کے اختلاف ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کو اپنا بھائی نہیں سمجھیں گے۔ فرقہ بازی ایک قومی سماجی ناسور ہے اور خدا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کے [مترا]دف ہے۔

اہل قوم سے اپیل ہے کہ خدا کیلئے اس سرد جنگ کو ختم کر دیجئے۔ اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ملک و ملت کے استحکام کیلئے کام کیجئے۔

یاد رکھیئے! کسی خاص فرقے کے ماتحت رہ کر نہ تو آپ اسلام کی کوئی خدمت کر سکتے ہیں اور نہ کسی کے تعاون کی توقع۔ آپ کے عقاید میں صرف ایک چیز ہونی چاہیئے اور وہ قرآن و سنت کے مطابق ایک دوسرے کو بھائی سمجھنا۔ بھائیوں کا سا سلوک کرنا۔ محبت سے پیش آنا اور خدمت کرنا ہے۔

تحریک خیر الانام آپ کو دعوتِ فکر دیتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اور اپنے ملک کی ترقی کے لئے متحد طور پر وہ فرائض انجام دیں جو ہم سب پر عائد ہوتے ہیں۔ اللہ ہمارے دلوں میں ایسی بات بٹھا دے جو ہمارے اختلافات مٹا کر ہمیں ایک دوسرے کا بھائی بنا دے! (نوائے وقت)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اسکے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ اب آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سُننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اِس پیاس کو الفضل بہت حد تک دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۲ر جون - روسی ٹاس۔ وزیر اعظم مسٹر میکویان نے کل یہاں بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری، وزیر خزانہ کرشنم چاری اور وزیر دفاع مسٹر چوان سے ملاقاتیں کیں مسٹر میکویان نے ان ملاقاتوں میں بھارت کو روس کی جانب سے وسیع پیمانہ پر فوجی و اقتصادی امداد کا یقین دلایا۔ انھوں نے بھارتی وزراء سے کہا کہ کشمیر کے بارے میں روس کی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔ اور وہ بدستور کشمیر کو بھارت کا حصہ سمجھتا رہے گا۔

وزیر خزانہ کرشنماچاری نے مسٹر میکویان سے ملاقات کے بعد بتایا کہ ہمارے درمیان بھارت کے لئے روسی امداد کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی وزیر دفاع چوان نے روسی نائب وزیر اعظم سے بھارت میں آواز سے زیادہ تیز رفتار مگ طیارے بنانے کے کارخانے کے قیام اور زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی بہم رسانی کے بارہ میں گفت و شنید کی۔

باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر میکویان نے وزیر دفاع کو یقین دلایا کہ روس یہ کارخانہ قائم کرنے اور میزائل مہیا کرنے کے لئے تیار ہے انہی ذرائع کے مطابق مسٹر چوان بھارت کے لئے نئی روسی امداد کا جائزہ لینے کے لئے آئندہ ماہ روس جائیں گے۔ جہاں وہ بھارت میں گولہ بارود اور ہتھیار بنانے کے نئے کارخانوں کے لئے روس سے امداد مانگیں گے۔

ھ۔ ناگپتی ۲۲ر جون۔ وسطی فارموسا میں ایک طیارہ گر کر تباہ ہوگیا اس حادثہ میں ۴۸ مسافر اور عملہ کے پانچ افراد ہلاک ہوگئے طیارے کے تباہ شدہ ڈھانچے کے نزدیک سے ۴۰ لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ہوائی اڈے سے پرواز کے دس منٹ بعد طیارہ کے انجن میں خرابی پیدا ہوگئی اور وہ ایک گاؤں میں گر کر تباہ ہوگیا۔

ھ۔ گوجرانوالہ ۲۲ر جون۔ کل یہاں سے ۲۰ میل دور حافظ آباد کے پرانے ہوائی اڈہ پر پاکستان ایئر فورس کا ایک طیارہ انجن میں خرابی پیدا ہونے کے باعث جل کر تباہ ہوگیا۔ اس کا پائلٹ حادثہ میں بری طرح مجروح ہوا۔

ھ۔ واشنگٹن - ۲۲ر جون۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تھائی لینڈ میں امریکی افواج کو کمک پہنچانے کے لئے بحریہ کے پانچ جہاز نیا اسلحہ اور دیگر فوجی ساز و سامان لے کر یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ تاکہ جب یہ ملک لاؤس میں ضرورت پڑنے پہ اسلحہ استعمال کیا جا سکے تاہم بنکاک میں سرکاری ذرائع نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ نئے امریکی اسلحہ سے علاقہ میں امریکہ کی فوجی قوت میں اضافہ مطلوب ہے۔

ھ۔ واشنگٹن ۲۲ر جون۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عصمت انونو صدر جانسن سے قبرص کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے واشنگٹن روانہ ہوگئے آپ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے بھی ملاقات کریں گے جنہوں نے قبرص میں امن فوج کے قیام میں تین ماہ کی توسیع کرائی ہے ادھر یونان کے وزیر اعظم مسٹر جارج پاپندریو بھی صدر جانسن سے مسئلہ قبرص پر بات چیت کرنے کے لئے ۲۴ کو واشنگٹن پہنچ رہے ہیں باور کیا جاتا ہے کہ صدر جانسن دونوں وزرائے اعظم پر زور دیں گے کہ وہ قبرص کے مسئلہ پر فوری طور پر براہ راست مذاکرات شروع۔

ھ۔ ٹوکیو ۲۲ر جون۔ کمیونسٹ چین نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ کے بحری جنگی جہاز نے گزشتہ ہفتہ کے دن چین کی بحری حدود کی خلاف ورزی کی ہے چین نے امریکہ کو اس خلاف ورزی پر زبردست انتباہ دیا ہے۔

ھ۔ نئی دہلی ۲۲ر جون۔ داس کمیشن نے مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے خلاف لگائے گئے الزامات میں سے چھ سات کو درست قرار دیا ہے ان میں سے زیادہ تر الزامات کا تعلق سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے بیٹوں اور دیگر رشتہ داروں کے اراضی اور جائداد حاصل کرنے سے ہے وزیر اعلیٰ کے دو رفقاء وزیر داخلہ مسٹر موہن لال اور وزیر آبپاشی مسٹر رنبیر سنگھ کے خلاف بھی بعض شدید الزامات کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت کے چھ سات افسروں کو بھی مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے اور ان کے کردار پر سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔

کل بھارت کی مرکزی کابینہ نے داس کمیشن کی رپورٹ پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ نے اس رپورٹ پر اپنا فیصلہ کر لیا ہے۔

و۔ راولپنڈی ۲۲ر جون۔ صدر محمد ایوب خان نے کل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو ہلال پاکستان کا اعزاز دیا اس سلسلہ میں ایک سادہ تقریب منعقد ہوئی جس میں صدر نے مسٹر بھٹو کو تمغہ ہلال پاکستان سے آراستہ کیا۔ صدر نے اس موقعہ پر مسٹر بھٹو کو ان کی قوم اور ملک کے لئے اسی جوش اور لگن سے کام کرتے رہنے کی تلقین کی جس طرح کہ مسٹر بھٹو کر رہے ہیں۔

ھ۔ نئی دہلی ۲۲ر جون۔ امریکہ اور بھارت کے درمیان گزشتہ روز ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت امریکہ بھارت کو ۳ کروڑ ۰ لاکھ روپے کا قرضہ دے گا۔ یہ قرضہ کیمیائی مرکبات کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ر جون بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے پاکستان کے صدر کے نام ایک پیغام میں حیدرآباد کے علاقہ میں طوفان سے تقریباً چار سو افراد کے ہلاک ہو جانے پر افسوس ظاہر کیا ہے بھارت کے صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ بھارت کے عوام اور حکومت حیدرآباد میں مالی و جانی نقصان پر پاکستان کی حکومت اور عوام کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ر جون۔ پرتاپ سنگھ کیروں کو مشرقی پنجاب کی وزارت اعلیٰ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر گوپی چند نے نگران حکومت بنائی ہے۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

(مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

میرے نواسے عزیز قمر احمد ابن ڈاکٹر رشید احمد صاحب میڈیکل آفیسر کی وفات پر جو مسقط میں موٹر کے حادثہ میں واقع ہوئی۔ احباب اور بہنوں نے ہمارے ساتھ دلی خلوص کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد، صاحبزادگان اور بیگمات نے اور ربوہ کے کثیر التعداد مردوں اور مستورات نے ہمارے غریب خانہ پر آکر تعزیت کی۔ بعض احباب اور عزیز بیرونجات سے بھی تشریف لائے۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے بہت کثرت سے خطوط آئے۔ کچھ تاریں بھی آئیں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے عزیزوں کی طرف سے سب احباب اور بہنوں کا جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے جنازہ غائب پڑھانے کی ہدایت فرمائی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۹ر مئی کو بعد نماز جمعہ جنازہ غائب پڑھایا جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

میری درخواست ہے کہ بچہ کے والدین جو وطن سے دور ہیں ان کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہم و غم کو دور کر کے نعم البدل عطا فرمائے۔

جس موٹر میں حادثہ ہوا وہ حادثہ کے وقت بالکل چکنا چور ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے گھر کے باقی افراد کو معجزانہ رنگ میں بچایا صرف معمولی چوٹیں آئیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے *

ھ۔ قاہرہ ۲۲ر جون — اسرائیلیوں کے ایک گروہ نے کل عرب جمہوریہ میں اچانک سیاسی پناہ کی درخواست کی۔ یہ لوگ گرتے پڑتے اور اسرائیلی فوج کی گولیوں کی بوچھاڑ میں غزہ میں داخل ہوئے جہاں انہیں فوری طبی سہولت مہیا کی گئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان لوگوں کو کن وجوہات کی بناء پر اسرائیل سے نکلنا پڑا پناہ لینے والے ان اسرائیلیوں کی تعداد ۱۴ ہے جن میں ایک پولینڈ نژاد صحافی خاتون بھی شامل ہے اس خاتون کا شوہر فرار ہوتے وقت اسرائیلیوں کی گولیوں سے ہلاک ہوگیا۔ اور شوہر زخمی ہو کر راستہ میں کہیں گر پڑا ہے معلوم ہوا ہے کہ پناہ لینے والے ان یہودیوں نے بعض اہم رازوں کا انکشاف کیا ہے اور اسرائیل عرب جمہوریہ کے خلاف توڑ پھوڑ اور جاسوسی کا جو نظام چلا رہا ہے اس کے بارے میں بہت سی باتیں بتائی ہیں۔

ھ۔ مظفر آباد ۲۲ر جون — صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے پاکستان کو برصغیر پاک و ہند میں مسلم قومیت کا مظہر قرار دیا۔ آپ نے قاہرہ کے روزنامہ الاہرام کے سیاسی مبصر سے بات چیت کے دوران کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ جس طرح عرب قومیت کی تحریک کا علمبردار اور راہنما ہے اسی طرح پاکستان بھی برصغیر میں مسلم قومیت کا علمبردار ہے۔ آپ نے تحریک پاکستان کی روشنی میں کشمیریوں کی جدوجہد آزادی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

صدر خورشید نے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان معاہدہ قرار دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام کا یہ حق ہے کہ وہ پاکستان کے مستقبل سے متعلق فیصلہ کریں۔ آپ نے کہا کہ جمہوریہ یمن متحدہ عرب جمہوریہ کے ساتھ اتحاد کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کشمیر بھی پاکستان کے ساتھ الحاق نہ کرے آپ نے کہا کہ کشمیری عوام کو یہ موقع ملنا چاہیئے کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں۔

ھ۔ لاہور ۲۲ر جون — کل لاہور میں اتوار کو شدید گرمی پڑی اور حبس رہا۔ دن میں درجہ حرارت ۱۱۰ تک پہنچ گیا۔ آج بھی اسی طرح گرمی پڑنے کا امکان ہے۔

ھ۔ نئی دہلی ۲۲ر جون آنجہانی پنڈت نہرو کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی ۲ر جولائی کو وزیر اطلاعات و نشریات کے عہدے کا حلف اٹھائیں گی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵